171791 ـ خاوند نے طلاق دی اور دوران عدت کسی اور سے شادی کر لی

سوال

اللہ تعالی آپ کو ان دینی کوششوں پر جزائے خیر عطا فرمائے، گزارش یہ ہے کہ میں دین اسلام قبول کرنے کے بعد شادی کے لیے کسی دوسرے ملک کا سفر کیا اور شادی کر کے اپنے خاوند کے ساتھ وہیں رہنے لگی، لیکن میرے خاندان نے پے در پے مشکلات ڈالنی شروع کر دیں، میری جانب سے دونوں فریقوں کو راضی کرنے کی کوشش ہوئی اور میں اپنے ملک واپس آ گئی.
مجھے اس وقت ہی علم تھا کہ میں دوبارہ اپنے خاوند کے پاس واپس نہیں آ سکوں گی، لیکن معاملات میں بہتری کی امید رکھتے ہوئے اسے پس پشت ڈال دیا.... میں اپنے ملک میں رہتے ہوئے مسلسل خاوند سے رابطہ میں رہی اور واپس آنے کے وعدے کرتی رہی، لیکن طویل عرصہ تک وعدوں کے بعد خاوند کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا اور اس نے مجھے دو طلاقیں دے دیں، میری حالت اور خراب ہوگئی اور میرے اخراجات برداشت کرنے والا کوئی نہ تھا خاص کر ہمارے ہاں تو عادت ہے کہ جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو وہ اپنا خرچ خود برداشت کرتا ہے، اور ہر کوئی ملازمت و کام کرتا ہے.
لیکن میرے خاوند نے مجھے ملازمت کرنے سے روک دیا اب میرے سامنے یہی حل تھا کہ میں کسی سے شادی کر لوں میرا ایک شخص سے تعارف ہوا اور میں نے اس سے شادی کر لی تا کہ وہ میرے اخراجات برداشت کرے..
مجھے علم ہے کہ یہ فعل صحیح نہ تھا اور شریعت میں جائز نہیں، اس لیے میں نے کوشش کی کہ ازدواجی تعلقات قائم نہ ہوں، لیکن میں ایسا بھی نہ کر سکی.. میں اس فعل پر بہت نادم ہوں اور طلاق لے کر اسے صحیح کرنے کی کوشش کرونگی...
لیکن میں نہیں جانتی کہ اس کے بعد کیا ہوگا..! اور میرا انجام کیا ہوگا.. ! میں تھک گئی ہوں اور سب کو راضی کرنے کی کوشش کرتی ہوں، میرے ایمان کی حالت بھی پتلی ہو چکی ہے حتی کہ مجھے اپنے اسلام کا بھی خدشہ ہے....!
میں جانتی ہوں کہ پہلے خاوند سے طلاق مکمل ہونے سے قبل دوسرے شخص سے شادی کر کے بہت غلط کام کیا ہے اور اسلام میں اس کی سزا بھی بہت بڑی ہے، لیکن پتہ نہیں میری جو حالت ہوئی ہے اس میں یہ سزا لاگو ہوتی ہے یا نہیں ؟
میں ابھی نئی نئی مسلمان ہوئی ہوں اور ابتدا ہونے کی بنا پر مجھے اس کام کے نتیجہ کا علم نہ تھا، برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ آپ کی رائے کیا ہے آیا میں اس کے متعلق کسی کو بتاؤں یا کہ پوشیدہ ہی رہنے دوں ؟
اس سلسلہ میں میری راہنمائی فرمائیں میں تو پاگل ہو رہی ہوں ..

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی توبہ قبول فرمائے اور آپ کی اصلاح فرمائے، اور آپ کے دین کی حفاظت فرمائے.

آپ نے اپنے خاوند سے دور ہو کر غلطی کی اور اپنے آپ کو فتنے و خرابی اور فساد میں ڈالا ہے، اور خاوند نے آپ کو اخراجات کی رقم ادا نہ کر کے ملازمت کرنے سے روك کر غلطی کا ارتکاب کیا ہے.

دوم:

اگر آپ کے خاوند نے آپ کو دو طلاقیں دیں اور پھر دوسری شادی کرنے سے قبل آپ کی عدت ختم ہو چکی تھی تو آپ پر کوئی گناہ و حرج نہیں، اس صورت میں آپ کی دوسری شادی صحیح ہے.

حیض والی عورت کی عدت تین حیض ہیں، جب آپ کو خاوند نے طہر کی حالت میں طلاق دی اور پھر آپ کو تین حیض آ گئے اور تیسرے حیض سے پاك ہو کر غسل کرنے سے آپ کی عدت ختم ہو جائیگی.

صغر سنی یا حیض سے ناامیدی کی بنا پر جس عورت کو حیض نہیں آتا اس کی عدت تین ماہ ہے.

اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہوگی، جیسے ہی حمل وضع ہوا عدت ختم ہو جائیگی.

اور اگر طلاق عورت کی جانب سے معاوضہ دے کر حاصل کی گئی ہو تو یہ خلع کہلاتا ہے، راجح قول کے مطابق اس میں ایك حیض عدت ہوگی.

اور اگر دوسرا عقد نکاح آپ کی عدت ختم ہونے کے بعد ہوا تو یہ شادی صحیح ہے، اور آپ پر کوئی گناہ نہیں، آپ پہلے خاوند کے پاس اسی وقت جا سکتی ہیں جب آپ کو دوسرا خاوند طلاق دے دے اور آپ کی عدت ختم ہو تو پہلا خاوند آپ سے نکاح کرے.

لیکن اگر آپ کی دوسری شادی عدت ختم ہونے سے قبل تھی تو یہ شادی باطل ہے صحیح نہیں، اس طرح آپ نے ایك بہت ہی برا اور غلط عمل کیا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رہے باطل نکاح تو یہ اس طرح ہے کہ کوئی شادی شدہ عورت دوران نکاح ہی دوسری شادی کر لے، یا دوران عدت یا

پھر اس كے مشابہ، جب دونوں يعنى خاوند اور بيوى كو حلال اور حرام كا علم ہو جائے تو وہ زانى ہيں، اور انہيں حد لگائى جائيگى، اور اس ميں نسب بھى ثابت نہيں ہوگا " انتہى

ديكھيں: المغنى (7 / 10).

اور ايك مقام پر درج ہے:

" جب عدت والى عورت شادى كر لے اور دونوں كو عدت كا علم بھى ہو، اور وہ جانتے ہوں كہ عدت ميں نكاح كرنا حرام ہے، اور خاوند نے اس سے وطئ بھى كر لى تو وہ دونوں زانى ہيں انہيں زنا كى حد لگائى جائيگى، اور اسے مہر نہيں ملےگا اور نہ ہى نسب كا الحاق ہوگا.

اور اگر انہيں عدت كا علم نہ ہو، يا عدت ميں نكاح كى حرمت سے جاہل ہوں تو نسب ثابت ہوگا، اور حد نہيں لگائى جائيگى، اور مہر دينا بھى واجب ہوگا.

اور اگر عورت كو علم نہيں ليكن مرد كو علم ہو تو مرد پر حد لگےگى اور مہر دينا ہوگا، اور مرد كو نسب حاصل نہيں ہوگا.

ليكن اگر عورت كو علم ہو اور مرد جاہل ہو تو پھر عورت پر حد لگےگى اور اسے مہر نہيں ملےگا، اور مرد كى طرف بچے كى نسبت بھى ہوگى.

يہ اس ليے تھا كہ اس نكاح كے باطل ہونے پر متفق ہيں، اس ليے يہ محرم عورتوں سے نكاح كے مشابہ ہوا " انتہى

ديكھيں: المغنى (8 / 103).

اس وقت دوسرا نكاح فسخ ہو جائيگا كيونكہ يہ باطل تھا اور آپ كو پہلے كى عدت مكمل كرنا ہوگى، اور پھر اس كے بعد دوسرے كى عدت بھى.

پھر سوال يہ ہے كہ: آيا آپ اپنے پہلے خاوند كے پاس جا سكتى ہيں يا نہيں ؟

اگر تو آپ كے پہلے خاوند نے عدت ميں رجوع كر ليا تھا چاہے آپ كو رجوع كا علم نہ بھى ہو، يا اس كى عدت مكمل كرتے ہوئے وہ رجوع كر لے تو آپ اس كى بيوى ہيں.

اور اگر بغير رجوع كيے آپ كى عدت ختم ہو جائے تو وہ آپ كے ليے اجنبى بن جائيگا، اور آپ نئے نكاح كے بغير اس كے پاس نہيں جا سكتيں، اس صورت ميں آپ كو اختيار ہے كہ آيا آپ اسى سے دوبارہ نكاح كر ليں يا دوسرے سے يا

ان دونوں کے علاوہ کسی اور شخص سے.

مقصد یہ ہے کہ دوران عدت دوسرے شخص سے شادی باطل ہے، چاہے آپ کے پہلے خاوند نے دوران عدت رجوع کیا یا نہیں کیا، اور آپ عقد جدید کے ساتھ اس کی بیوی بنیں یا نہ بنیں دونوں حالتوں میں دوران عدت دوسرے شخص سے شادی باطل ہوگی.

واللہ اعلم.